سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

پنجشنبہ — ۳ اپریل ۱۹۷۵ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات کا معطل ہونا	۲
۲	جلالۃ الملک شاہ فیصل ابن عبدالعزیز السعود سابق فرمانروائے سعودی عرب کی شہادت پر پیش کی جانے والی تعزیتی قرارداد	۳
۱۱	حیات محمد خان شیرپاؤ، سابق سینئر صوبائی وزیر صوبہ سرحد کی شہادت پر پیش کی جانے والی تعزیتی قرار داد	۴
۲۵	اجلاس کا مرحومین کی یاد میں ملتوی ہونا	۵

جلد دہم —— شمارہ اول

فہرست ارکان جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ میر چاکر خان ڈومکی
۲۔ مس فضیلہ عالیانی
۳۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی
۴۔ جام میر غلام قادر خان
۵۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر قادر بخش بلوچ
۸۔ میر صابر علی بلوچ
۹۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۰۔ مولوی صالح محمد
۱۱۔ حاجی میر شاہ نواز خان شاہلیانی
۱۲۔ نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی
۱۳۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز پنجشنبہ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۷۵ء

زیر صدارت اسپیکر سردار محمد خان باروزئی

صبح ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

(از قاری افتخار احمد کاظمی)۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ ط فَرِحِيْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ لا وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ لا أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ يَسْتَبْشِرُوْنَ
بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ وَّأَنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥

سورۃ آل عمران ۳ (آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱) (پ ۴)

یہ آیات کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں، چوتھے پارہ کے آٹھویں رکوع کی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ترجمہ:- میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں۔ انہیں ہرگز مردہ مت خیال کرو۔ بلکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔ رزق پاتے رہتے ہیں۔ اُن نعمتوں سے مسرور ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں۔ اور جو لوگ اُن کے بعد والوں سے ابھی اُن سے نہیں جا ملے ہیں اُن کی بھی اس حالت سے خوش ہیں کہ اُن پر نہ کچھ خوف ہوگا۔ اور وہ نہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

قائدایوان۔ (جام میر غلام قادر خان) جناب اسپیکر! میں جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبدالعزیز السعود مرحوم اور جناب حیات محمد خان شیرپاؤ مرحوم کے بارے میں آپ کی اجازت سے تعزیتی قرارداد میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ان قراردادوں کے پیش کرنے سے پہلے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ آج وقفہ سوالات معطل کر دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ تجویز یہ ہے کہ آج وقفہ سوالات معطل کر دیا جائے۔؟

(آوازیں۔ جی ہاں)

چونکہ ہاؤس کو اس سے اتفاق ہے اس لئے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے۔ آج کی فہرست میں جو سوالات ہیں وہ بھی کالعدم لیے جائیں گے۔

جام صاحب اب آپ اپنی پہلی قرارداد پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبدالعزیز السعود مرحوم سابق حکمران سعودی عرب اور پاسبان حرم کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم دنیائے اسلام کی ایک برگزیدہ ہستی تھے اور مسلمانان عالم کے اتحاد کے بہت بڑے حامی اور کارکن تھے۔ ان کی شہادت سے پاکستان ایک بہت بڑے مخلص دوست سے محروم ہو گیا ہے۔

یہ اسمبلی عالم اسلام کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کو بہت قدر کی نظر سے دیکھتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ باری تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام مسلمانوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

مسٹر اسپیکر۔ قرارداد یہ ہے کہ:۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبدالعزیز السعود مرحوم سابق حکمران سعودی عرب اور پاسبان حرم کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم دنیائے اسلام کی ایک برگزیدہ ہستی تھے اور مسلمانان عالم کے اتحاد کے بہت بڑے حامی اور کارکن تھے۔ ان کی شہادت

سے پاکستان ایک بہت بڑے مخلص دوست سے محروم ہوگیا ہے۔

یہ اسمبلی عالم اسلام کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کو بہت قدر کی نظر سے دیکھتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ باری تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام مسلمانوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

قائد ایوان (جام میر غلام قادر خان) جناب صدر! شاہ فیصل کی موت سے پورے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اور اس سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پورا نہیں کیا جا سکتا ہے شاہ فیصل مرحوم نے اپنی پوری زندگی عالم اسلام کے لیے وقف کر دی تھی انہوں نے ایک مجاہد کی سی زندگی گزاری اور وہ اسلام کے نام پر شہید ہو گئے جس وقت انہوں نے حکومت اپنے ہاتھ میں لی اس وقت سب سے بڑا مسئلہ بیت المقدس کا تھا جو مسلمانوں کا مقدس مقام تھا اور اللہ تعالے کا پہلا گھر تھا انہوں نے اس کی آزادی کے لیے تمام عالم اسلام کو متحد کیا جس کی وجہ سے تمام عالم اسلام مشرق تا مغرب اس جدوجہد میں شامل ہو گئے شاہ فیصل نے فلسطین کی آزادی کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی تھی جہاں تک پاکستان سے ان کی محبت کا تعلق تھا پاکستان انہیں ہمیشہ عزیز رہی تھی اور جب کبھی بھی پاکستان پر کوئی مشکل وقت آیا ہمیشہ شاہ فیصل مرحوم نے پاکستان کی حکومت اور پاکستان کے عوام سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ مکمل تعاون کی پیشکش کی میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے کسی اور ملک سے ہمیں ایسی امداد نہیں ملی جب بد قسمتی سے پاکستان پر ایک بہت بڑا سانحہ آیا اور ہمارے بنگالی بھائی ہم سے علیحدہ ہو گئے۔ اسے شاہ فیصل نے پوری طرح سے محسوس کیا اور یہ بھی تاریخ کا ایک بہت بڑا کارنامہ تھا کہ شاہ فیصل مرحوم نے بنگلہ دیش کو تسلیم نہ کیا۔

ان کی موت نہ صرف سعودی عرب کے لیے بہت بڑا المیہ ہے بلکہ اس سے پاکستان کے عوام اور حکومت کو اور عالم اسلام کو ایک بہت بڑا نقصان پہنچا ہے ان کی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ ایک بہت بڑے بادشاہ تھے ان کو دنیا کی تمام نعمتیں حاصل تھی لیکن انہوں نے اپنی تمام زندگی درویشانہ طور پر بسر کی اپنے ملک میں اسلامی اور شرعی قوانین نافذ کر کے موجودہ سائنسی دور میں یہ ثابت کر دیا کہ اسلامی قوانین نہایت کامیابی سے چل سکتے ہیں ہم شاہ فیصل کی موت پر پاکستان کے عوام کی طرف سے اور اس اسمبلی کی طرف سے ان کے شاہی خاندان کے ساتھ گہرے رنج اور غم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں ہمیں ان کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔

وزیر مالیات (سردار غوث بخش رئیسانی) جناب اسپیکر! آج ہم اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے بڑے رنج و غم کے ساتھ شاہ فیصل مرحوم کی شہادت پر اظہار خیال کر رہے ہیں مجھے جناب شاہ فیصل مرحوم پاسبان حرم سے ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے ہم ان سے طائف میں بحیثیت پاکستانی نمائندے کے ملا جس زمانے میں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کا جھگڑا چل رہا تھا ان کو اس چیز کا بہت احساس تھا وہ کہتے تھے کہ یہ اسلام کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے پاکستان اسلام کا ایک بہت بڑا حصہ ہے پاکستان کو جو نقصان ہوگا وہ سارے عالم اسلام کا نقصان ہوگا پاکستان سے انہیں بہت پیار اور گہری محبت تھی انہوں نے اس وقت فرمایا تھا کہ مجھے بڑی گہری ہمدردی ہے۔ ان کی شہادت سے نہ صرف عرب اور عالم اسلام کو نقصان پہنچا ہے بلکہ پاکستان کو خصوصی طور پر ایک بہت بڑا نقصان پہنچا ہے کیوں کہ وہ پاکستان کے گہرے دوست اور ہمدرد تھے اسی طرح پاکستان کے عوام کو ان سے بہت گہرا انس تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

میں یہ امید کرتا ہوں کہ ان کے جانشین شاہ خالد بن عبدالعزیز کو اللہ تعالیٰ یہ طاقت عطا فرمائے گا کہ وہ بھی ان کے نقش قدم پر چلیں اور دنیائے اسلام کی اتنی خدمت کریں جتنی کہ شاہ فیصل مرحوم کر رہے تھے تاکہ دنیائے اسلام اور مسلمان مضبوط و متحد ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جناب شاہ خالد کو بھی پاکستان کے عوام سے اتنی ہمدردی ہوگی جتنا کہ شاہ فیصل مرحوم کو تھی میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ راستہ تو سب کے لیے ہے مگر جو شہید ہوتے ہیں وہ خدا کے پیارے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی ان کے ساتھ ہوتی ہے شہادت خدا بہت چاہنے والا ہے لیکن جن کے ہاتھوں وہ شہید ہوتے ہیں ان کو اس دنیا میں اور دوسرے دنیا میں بدنامی نصیب ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائے وہ اللہ کو بہت پیارا ہوتا ہے چنانچہ شاہ فیصل مرحوم اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے تھے اور اسلام کی وہ بہت بہتری چاہتے تھے۔ انہیں اس چیز کا اس جہان میں بھی اجر ملے گا۔

وزیر آبپاشی و ترقیات (مولوی صالح محمد) جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔ جناب شاہ فیصل مرحوم پاسبان حرم کی شہادت ایک عظیم سانحہ اور دنیائے اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے شاہ فیصل مرحوم عرب ممالک کے علاوہ ساری دنیائے اسلام کے بہت بڑے رہنما تھے ساری دنیائے اسلام ان کے ساتھ تھی وہ عربوں اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے یہ ان کے کردار کی عظیم چیز ہے۔ جہاں بھی سیلاب زلزلہ یا دیگر آفات آتی تھی تو شاہ فیصل مرحوم وہاں کی فوری امداد فرمایا کرتے تھے شاہ فیصل مرحوم پاسبان حرم کی خدمات دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں ان کا رعب تمام کفار اور مغربی دنیا کے دل میں بیٹھ گیا تھا ان کی وجہ سے اسلامی ممالک کا اتحاد

عزت ناموس برقرار رہی تھا اور مغربی ممالک کے لوگ ان سے ڈرتے تھے۔ اُن کے خلاف کوئی بھی سازش نہ کر سکتا تھا
شاہ فیصل مرحوم اس ملک سے تھے جہاں پر چودہ سو سال پہلے قرآن پاک نازل ہوا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
وہاں پیدا ہوئے تھے اور جناب شاہ فیصل اُن کے نقش قدم پر چل رہے تھے۔ انہوں نے وہاں خالص اسلامی
قانون اور قرآن کے ضوابط و قواعد نافذ کئے تھے اور وہاں جو امن و امان، خوشحالی اور برابری تھی اس سے
ساری دنیا پر عیاں ہو گیا تھا کہ اسلام کے ذریعے ہم دنیا میں بھی خوشحال رہ سکتے ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور
اسی وجہ سے وہاں ابھی تک مکمل شرعی نظام رائج ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس انسان نے نیکی کا کام کیا اور
آخرت تک جتنے لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے تو اس کام کے شروع کرنے والے شخص کو بھی اس کا ثواب
ملتا رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اسلامی قوانین ساری دنیا میں اور خاص کر اسلامی ممالک میں ضرور نافذ
ہو جائیں گے کیونکہ اسلام کی پیروی اور اسلام کی بہبودی اسی میں ہے۔ جب ہم اس قرآن پر ایمان لائے
ہیں اور اس رسول کی پیروی کرتے ہیں۔ جب ہم اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں اور ہم اپنے
آپ کو اس کا امتی سمجھتے ہیں تو ہمیں اس کی فرمانبرداری کرنا چاہیئے اور اس کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور
جب ہم اس کے نقش قدم پر چلیں گے اور اسلامی قوانین پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے عوام کی خوشحالی اور
بہبودی اسی میں ہوگی۔

شاہ فیصل اپنے سارے فیصلے قرآن و حدیث کے مطابق کرتے تھے اس لئے وہاں کسی بھی آدمی کے لیے
کسی بھی قوم کے لیے خواہ وہ مہاجر ہو یا انصار ہو یہ نہیں تھا کہ تمہیں یہ حقوق نہیں ملیں گے۔ فلاں کو ملیں گے۔ اب
ان کو جو شہادت نصیب ہوئی ہے تو یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک دوسرے خاص دعوت جیسے اخلاق اور ایسے عمل
اور ایسے کردار کا مالک تھا کہ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جام شہادت آیا تو پہلے خیال
میں یہ شہادت کا رتبہ بھی بہت بڑا رتبہ ہے۔ شہادت کا رتبہ ایسا ہے کہ دنیا کو تو چھوڑ دو آخرت میں بھی اس کی سفارش
اللہ کے دربار میں قبول و مقبول ہوتی ہے۔ روز قیامت اللہ کے دربار میں صرف چار گروہوں کو مقبولیت
حاصل ہوتی ہے دیکھئے تو دنیا کا ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دعائے ہدایت۔ دعائے نیک عملی اور دعائے
مغفرت کرتا ہے لیکن روز قیامت صرف چار گروہوں کو مقبولیت نصیب ہوگی ان چار میں سے ایک شہدا ہیں تو اللہ
اپنے دوستوں کو ایسی چیز نصیب کرتا ہے اور اللہ نے شاہ فیصل کو بھی یہ رتبہ اس کے کردار اس کے عمل کو
دیکھ کر دیا ہے۔

جب ۱۹۴۷ء میں میں خود عرب گیا تھا تو اس وقت شاہ فیصل مرحوم کے والد وہاں کے بادشاہ تھے اب جب دوبارہ
میں وہاں گیا تو میں یہ محسوس ہی نہ کر سکا کہ آیا یہ ملک تھا یہ ملک میں نے پہلے ہی کبھی دیکھا ہے وہاں کی ترقی اور آبادی

کے لیے اتنا کام کیا گیا تھا کہ نقشہ ہی بدل گیا تھا۔ وہاں جو حرم ہے اسکی بھی حالت بدلی ہوئی تھی۔ جو منیٰ کا میدان ہے وہ بھی بدلا ہوا، سڑکیں بھی بدلی ہوئی تھیں مختصر یہ کہ سب کچھ بدلا ہوا تھا۔ وہاں جو حاجی جاتے ہیں ان کے آرام، پانی اور خوراک کے لیے جو سہولتیں مہیا کی گئی ہیں وہ بھی قابل تعریف ہیں جب وہ آدمی یا حاجی وہاں سے واپس آتا ہے تو وہ اسلامی قواعد اور قرآن کے اصولوں سے اتنا متاثر ہوتا ہے کہ اسے احساس ہو جاتا ہے کہ اسلام واقعی بہت بڑی چیز ہے کیونکہ نہ تو وہاں کوئی چور ہے نہ دھوکہ ہے اور نہ ہی کوئی وہاں جھوٹ بولتا ہے۔ وہاں سب کچھ اسلام کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر ایک چور کو یہاں وہ سزا مل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ پورے کو ملے اور پورے ملک پر اس کا بہت گہرا اثر پڑے گا۔

ابھی مشرق وسطیٰ میں عرب اسرائیل جنگ کے دوران شاہ فیصل مرحوم نے فلسطین کی جو مدد کی تھی وہ تمام دنیا کو معلوم ہے اور انہوں نے دنیا کو احساس دلا دیا تھا کہ مسلمانوں کا اس پر یقین ہے کہ

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۝

(کہ آپ لوگ جہاد کرو مال پر اور آپ لوگ جہاد کرو نفس پر)

انہوں نے مسلمانوں کی امداد کرنے میں کسی چیز سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ اب میں آخر میں پاکستانی عوام کیلئے دعا کرتا ہوں کہ انکو اللہ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور نئے شاہ خالد بن عبدالعزیز صاحب اور ولی کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ ان کو اتنی طاقت دے کہ وہ بھی ساری دنیا کے مسلمانوں اور خاص طور پر عربوں کی خدمت کرنے میں پیش پیش رہیں۔

<u>وزیر صحت و محنت</u> (مولوی محمد حسن شاہ)

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ۝

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝

رب العالمین جل جلالہ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو انسان خدا کے راستے میں شہید ہو جائے، اسکو مردہ مت

سمجھو بلکہ وہ زندہ ہے مگر آپ لوگ نہیں جانتے ہیں۔ حدیث شریف میں ترمذی صاحب نے کتاب المناقب میں ایک حدیث پیش کی ہے کہ جو انسان شہید ہو جائے تو اس کی پرواز میں جنت کی طرف کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ یہ درجہ ہے شہادت کا اور اتنا عظیم الشان ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے زمانہ خلافت میں یہ دعا فرماتے تھے کہ اے پروردگار عالم آپ رحیم و کریم ہیں آپ مجھے شہادت نصیب فرمائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہادت کتنا عظیم درجہ ہے۔ ایک مرتبہ ایک غلام حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میرا مالک مجھ سے بہت زیادہ بوجھ اٹھواتا ہے آپ یہ بوجھ کم کروا دیں۔ حضرت عمرؓ فاروق نے تحقیق فرمانے کے بعد فرمایا کہ یہ بوجھ زیادہ نہیں ہے۔ اس پر اس غلام نے کہا کہ پھر اس تلوار چلاؤں گا جو کبھی بھی نہیں چلائی گئی ہوگی۔ اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ نماز میں کھڑے تھے کہ اس غلام نے چھری سے وار کیا لیکن قدر و منزلت انسان تھے کہ زخم کھانے کے بعد بھی پتہ پوچھا کہ کس نے مجھے مارا ہے اور اس قدر کہا کہ اے عبد الرحمن بن عوف! میں قتل ہو گیا ہوں اللہ کی راہ میں۔ اس کے بعد اس شخص نے حضرت عمرؓ کے علاوہ تین چار بلکہ سات آدمیوں کو بھی قتل کیا۔ اور پھر جب آدمیوں نے اس کو پکڑ لیا تو اس نے خودکشی کر لی۔

جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبد العزیز اخلاق میں بے مثال تھے۔ وہ ایک غریب المزاج انسان تھے وہ موم کی طرح نرم طبیعت کے مالک تھے۔ کہتے ہیں جو آدمی امیر بن جائے اور نرم دل ہو تو وہ حقیقت میں اچھی حکمرانی کر سکتا ہے۔ شاہ فیصل عقل مند تھے نرم دل تھے اور جو لوگ جذبات والے ہوتے ہیں وہ امیری نہیں کر سکتے اور حکومت نہیں چلا سکتے۔

چنگیز خان جذبات میں مارا گیا۔ ہلاکو خان نے جہان جذبات کی وجہ سے ہاری بچہ سقہ اور ہٹلر بھی جذبات سے ہلاک ہوئے۔ شاہ فیصل مرحوم نرم دل تھے ان کا دل سمندر کی طرح بڑا تھا۔ اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی وہ ہر غریب اور امیر کے سامنے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ اور وہ حضرت عمر فاروقؓ کی مانند حکومت کرتے اور ان کی طرح سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کی ایک ہی بیوی تھی۔ وہ نیک اور صالح انسان تھے۔ وہ عرب ممالک کے دوست اور پاکستان کے بہت مداح تھے ان کو پاکستان سے اتنی محبت تھی کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا وہ اسلام کے فدائی تھے اور اسرائیل کے بارے میں سخت تھے۔ وہ بیت المقدس کو آزاد کرانا چاہتے تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتے تو بیت المقدس کو آزاد کراتے جب ہم سے مشرقی پاکستان الگ ہوا اور ہندوؤں نے اسے فتح کر لیا تو اس کے غم میں وہ اتنا روئے کہ ڈاکٹر نے ان سے کہا تھا کہ آپ کا ایک گردہ بیکار ہے اور اگر آپ نے رونا بند نہ کیا تو دوسرا گردہ جو کام کر رہا ہے وہ بھی خراب ہو جانے کا خطرہ ہے جو کہ آپ کی زندگی کے لئے خطرناک بات ہے۔ کیا اس طرح کا کوئی اور ملے گا؟ اس عظیم انسان کے لیے میں دعائے مغفرت کرتا ہوں کہ پروردگار ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ساتھ ہی میں یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ شاہ خالد

جوان کی جگہ پر بیٹھے ہیں اور ولی عہد شہزادہ فہد بن عبدالعزیز کو بھی پروردگار عالم مسلمانوں کی خدمت کی توفیق دے اور شاہ فیصل مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے جذبات بھی اسلامی ہو جائیں۔ اور وہ عرب عوام اور پاکستان والوں کی امداد کرتے رہیں۔

مرحوم پاسبان حرم تھے اور نیک انسان تھے وہ مقدس زمین ہے اور ایک مقدس انسان کو مقدس زمین میں جلی آخرین ایک بار پھر شاہ خالد اور ولی عہد شہزاد فہد کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ پروردگار انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ مرحوم کے نقش قدم پہ چلیں اور مقدس مقامات کے اچھے پاسبان اور حرمین کے صحیح خادم بنیں اور اچھے مسلمان رہیں۔

حاجی میر شاہ نواز خان شاہلیانی محترم اسپیکر صاحب! محترم مرحوم و مغفور خادم حرمین جنت مقام و فیاض خلد آشیان سلطان نجد و عرب جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبدالعزیز السعود کے المناک قضیہ سے بنی نوع انسان کو بالعموم اور عالم اسلام کو بالخصوص جو صدمہ اور نقصان ہوا ہے اسکی تفصیل یا مفصل بیان کرنے سے میری ناقص زبان قاصر ہے جناب شاہ مرحوم ایک اعلیٰ نامور سیاست دان اور صف اول کے رہنما ہونے کے علاوہ ایک مذہبی رہنما بھی تھے انہوں نے اپنی دوران حکومت میں انسانی خوشنودی اور اسلام کی بہبودی کے لیے جو کارہائے نمایاں کئے اس کو سراہتے ہوئے اور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ کہوں گا ان کے کارہائے نمایاں دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ جناب والا میں درگاہ باہرکات میں یہ امید کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ ان کے جانشین جناب خالد ابن عبدالعزیز کو ان کا نعم البدل ثابت کرے گا آمین۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں سیف اللہ خان پراچہ) جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں شاہ فیصل مرحوم کی شہادت سے نہ صرف سعودی عرب کے لوگوں کو یا عرب دنیا کا نقصان ہوا ہے بلکہ تمام عالم اسلام کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے وہ ایک بہت بڑے لیڈر تھے۔ بڑے عقلمند تھے بڑے تجربہ کار تھے ان کے مشوروں سے ان کی امداد سے نہ صرف عرب دنیا کو فائدہ پہنچا تھا بلکہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ ان کا اقدام بہ حیثیت پاسبان حرم ہر شخص دیکھ سکتا تھا حج کے لئے جو مسلمان جاتے ان کی خدمت کے لیے انہوں نے وہاں پر ترقیاتی کام سرانجام دیئے وہاں سڑکیں بنوائیں۔ حاجیوں کے لیے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کیں نہ صرف یہ بلکہ مسلمان لوگوں کے لیئے انکی جو

خدمات ہیں انکو ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے پاکستان کے لیے ان کے دل میں بہت محبت تھی اور پاکستانیوں کو بھی ان کے ساتھ محبت تھی۔ چنانچہ پاکستان میں وہ کئی بار تشریف لائے اور جس طریقے پر ہمارے پاکستانی عوام نے ان کا خیر مقدم کیا۔ وہ ثبوت ہے اس چیز کا کہ ہمارے دلوں میں ان کے لیے کتنی محبت تھی ان کی جدائی سے ہمارے دل بھی سعودی عرب کے بھائیوں کے ساتھ ان کے غم میں شریک ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ان کو جنت میں جگہ عطا فرمائے وہ شہید ہوئے ہیں اللہ انکو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

میر صابر علی بلوچ:- جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت میں صرف اتنا کہوں گا کہ شاہ فیصل شہید عالم اسلام کے رہنما ہی نہیں تھے بلکہ پوری دنیا کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا کرتے تھے آج جبکہ صیہونی سازشوں کی وجہ سے اسلام انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے۔ ہمیں اور عالم اسلام کو ان کی بہت ضرورت تھی لیکن شاید اس میں اللہ تعالے کی یہی مرضی تھی۔ کہ انہیں اپنے پاس بلالیا میں ان کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے شاہ فیصل کو جنت فردوس میں جگہ دے اور شاہ خالد بن عبدالعزیز جو ان کے جانشین ہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مس فضیلہ عالیانی:- جناب صدر! آج ہم اس تعزیتی اجلاس کے لئے یہاں موجود ہیں یہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے شاہ فیصل مرحوم کی موت کا صدمہ ہمارے دلوں پر طاری ہے۔ اور جتنا رنج ہمارے عرب بھائیوں کو ہوا ہے۔ اتنا ہی ہمیں پہنچا ہے جناب والا! ہمارے اور ہمارے عرب بھائیوں کی قدریں اکثر مشترک ہیں وہ محض مذہبی نہیں بلکہ اور کئی لحاظ سے بھی قابل قدر اور قابل احترام ہیں۔ جس سرمایہ داری کے شکنجے میں دنیا کے لوگ تکلیف اٹھا رہے تھے اس سے ہم بھی آج تک پیچھا نہیں چھڑا سکے۔ جناب والا! میں یقین سے کہتی ہوں کہ شاہ فیصل مرحوم نہ صرف اپنے ملک اور علاقے کے اچھے رہنما تھے بلکہ خدا نے انہیں جن نعمتوں سے نوازا استفادہ ان کا صحیح استعمال کرتے ہوئے انہوں نے نہ صرف سرمایہ دار طبقے کو محصور کر دیا بلکہ چاہتے تھے کہ سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے لوگ انسانیت اور انسانی حقوق کو غصب کرنا چھوڑ دیں۔ اور انسانیت اور انسانی حقوق کا مذاق نہ کریں اور ہر طرح کی قربانی دیں۔
جناب والا! شاہ فیصل مرحوم نے پاکستانی قوم کی پسماندگی دور کرنے کے لئے ہمیشہ جو تعاون کیا ہے وہ قابل قدر ہے اس لئے شاہ فیصل کی موت حقیقی طور پر پاکستانی قوم کیلئے عظیم نقصان کا باعث ہوا ہے اور ہم ایک دوست سے محروم ہو گئے ہیں۔

جناب والا :۔ ہم شاہ فیصل مرحوم اور ان کی تعریف میں جتنا کہیں وہ کم ہے۔ ہم اب آخر میں شاہ فیصل کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی:۔ جناب صدر! شاہ فیصل کی شہادت اسلام کا ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ شاہ فیصل نے اسلام کی بہت خدمت کی ان کی حیثیت اسلام میں ایک ستون کی سی تھی جو کہ ان کی موت کے بعد ٹوٹ گیا ہے ہمیں انکی شہادت کا بہت رنج ہے میری اور پاکستانی قوم کی تمام ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان کے جانشین بھی ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔ ہم سب ان کیلئے دعا کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔

میر قادر بخش بلوچ:۔ جناب اسپیکر صاحب فارسی کا مقولہ ہے کہ

"مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

شاہ فیصل کی زندگی اس طرح رہی ہے کہ اس کا چرچا ساری دنیا میں رہا ہے ہم ان کی جتنی تعریف کریں کم ہے وہ سب تعریفوں سے بالاتر تھے کیونکہ ہم نے انکی زندگی میں سعودی عرب کی خوشحالی دیکھی اور ان کے برسراقتدار آنے سے پہلے بھی سعودی عرب کا دور دیکھا ہے۔ انہوں نے عالم اسلام میں جو کردار ادا کیا ہے اور عالم اسلام کو اکٹھا کیا وہ نامرحوم بھی نہیں کر سکے میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ نہ صرف عرب دنیا کے بلکہ پوری دنیا کے عظیم مدبر اور ایک عظیم لیڈر تھے پاکستان کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی شاہ فیصل فوراً ہماری مدد کو پہنچتے تھے جو سرحد میں زلزلہ آیا تو انہوں نے ایک کروڑ پچاس لاکھ ڈالر جو کہ تقریباً ایک غریب یا چھوٹے ملک کا بجٹ ہوتا ہے انہوں نے پاکستان کو عطیہ کے طور پر دیئے لاہور میں جو اسلامی سربراہی کانفرنس ہوئی اس میں وہ خود تشریف لائے اور ہمارے معزز لیڈر کا ہاتھ بٹایا تمام مسلمانوں کو اکٹھا کیا انہوں نے ہم پر بڑی مہربانیاں کی تھیں۔ اور ہم ان چیزوں کو کبھی نہیں بھول سکتے کہ شاہ فیصل پاکستان کے ایک بہت بڑے دوست تھے عالم اسلام کے ایک مدبر رہنما تھے۔ اور یہاں تک کہ عرب لبنان میں جتنی لڑائیاں ہوئیں اور فلسطین کی جو لڑائی ہوئی اس میں انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ان کی کوشش سے شاہ اردن نے یاسر عرفات کو فلسطینیوں کا واحد نمائندہ تسلیم کر لیا یہ ان کا بڑا کارنامہ تھا اور اس کے ساتھ انہوں نے دوسری عرب

اسرائیل جنگ میں یہ اہم کردار ادا کیا جس سے اسرائیلیوں کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور دنیا سوچ رہی ہے کہ عرب زیادہ امیر ہیں کہ ہم ان کی طرف توجہ دیں یا اسرائیلی زیادہ امیر ہیں اور ہم ان کی طرف زیادہ توجہ دیں اور ان کی طرف جھکیں اور مجھے یقین ہے کہ امریکہ اور ہمارے دوسرے دوست احباب تیل کی وجہ سے عربوں کی زیادہ حمایت کریں گے کیونکہ عربستان میں اب جو جھکاؤ ہے وہ شاہ فیصل کی وجہ سے ہوا ہے شاہ فیصل نے اسلام کی جتنی خدمت کی ہے وہ کم نہیں ہے اس کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر: کوئی اور صاحب تقریر کریں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ قرارداد منظور کی جائے

(آوازیں۔ منظور)

مسٹر اسپیکر: قرارداد منظور ہوئی اب ہم کھڑے ہو کر مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کریں گے مولوی صاحب دعا فرمائیں۔ (ایوان نے مولوی محمد حسن شاہ کی معیت میں دعائے مغفرت مانگی۔

(دعا کی گئی)

قائد ایوان: جناب والا میں ایک اور تعزیتی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر: پیش کریں۔

قائد ایوان: بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس جناب حیات محمد خان مرحوم سابق سینئر وزیر صوبہ سرحد کے بزدلانہ اور بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے مرحوم سیاست کے میدان میں ایک قابل نوجوان اور محب وطن سیاستدان تھے ملک و قوم کو ان کی صلاحیتوں سے بہت توقعات وابستہ تھیں لیکن افسوس ان کی بے وقت شہادت سے پوری قوم ایک مخلصانہ قیادت سے محروم ہو گئی یہ اسمبلی ان کی گراں قدر خدمات کی بہت قدر کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مسٹر اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ۔

۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس جناب حیات محمد خان

شیر پاؤ مرحوم سابق سینئر وزیر صوبہ سرحد کے بزدلانہ اور بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم سیاست کے میدان میں ایک قابل نوجوان اور محب وطن کارکن تھے۔ ملک و قوم کو ان کی صلاحیتوں سے بہت توقعات وابستہ تھیں۔ لیکن افسوس ان کی بے وقت شہادت سے قوم ایک مخلصانہ قیادت سے محروم ہو گئی۔ یہ اسمبلی ان کی گراں قدر خدمات کی بہت قدر کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مسٹر اسپیکر:- کوئی صاحب تقریر کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔

قائد ایوان۔ جناب اسپیکر! موت ہر انسان کے لئے اٹل ہے لیکن وہ موت جو ملک کے لئے ہو۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے کہ جو شخص ملک اور قوم کے لئے جان دیتا ہے تو یہ موت اس کے ایمان کا نصف جزو ہوا کرتی ہے جناب شیر پاؤ کو صرف اس لئے قتل کیا گیا کہ وہ محب وطن تھے انہیں پاکستان کی سالمیت عزیز تھی انہیں پاکستان کا استحکام عزیز تھا انہوں نے پاکستان کو جان سے زیادہ عزیز رکھا اور انہوں نے ہر رکاوٹ کو برداشت کیا انہوں نے اس ملک میں کوئی انتشار پسند نہ کیا اور پاکستان کے عوام نے جو مشعل روشن کی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کو بجھایا جائے۔ انہوں نے ایک مرد مجاہد کی طرح اس مشعل کو بجھنے نہیں دیا وہ ملک کی بقاء چاہتے تھے وہ دشمنوں سے اسے بچانا چاہتے تھے۔ جو افراد یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان ترقی کی منزلیں طے کرے اور مضبوط بنے وہ خواہ بلوچستان میں رہتے ہوں یا سرحد میں یا سندھ میں ہوں یا وہ صوبہ پنجاب میں رہتے ہوں وہ قطعاً نہیں چاہتے کہ پاکستان میں استحکام ہو اور وہ قطعاً یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان کا اتحاد کا رشتہ اور مضبوط ہو وہ محب وطن افراد کو راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں لیکن جناب والا! اگر آپ تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر دیکھیں تو ایسے واقعات لاکھوں نہیں کروڑوں نظر آئیں گے اگر کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایک کے قتل ہو جانے سے وطن کی شمع جسے پاکستان کے عوام نے روشن کیا ہے اس کو بجھا دیا ہے تو یہ ان کی بھول ہوگا ایسے ایک نہیں ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں شیر پاؤ پیدا ہوتے رہیں گے اور ان کے ساتھ ساتھ یہ پاکستان کی شمع انشاء اللہ روشن رہیگی پاکستان کے ہر محب وطن فرد کو سوچنا چاہئے فکر کرنی چاہیئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے یہ صرف صوبہ سرحد کے عوام کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے اور اس ملک میں بد قسمتی سے جو سیاست چل رہی ہے وہ گولی کی سیاست ہے یہ دھماکوں کی سیاست چل رہی ہے قوم کو اس وقت غور کرنا چاہیئے کہ یہ کون سے افراد ہیں میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ یہ

موقع نہیں ہے کہ کسی فرد کا نام لیا جائے، میں صرف یہ کہوں گا کہ اس ملک کے پورے عوام کو فکر کرنا چاہیئے کہ وہ غور کریں جس پاکستان کو قربانیاں دے کر ایثار کر کے حاصل کیا ہے حالانکہ انگریز چاہتے تھے نہ کانگرس چاہتی تھی کہ پاکستان کا وجود عمل میں آئے پاکستان کی علیحدہ مملکت بنے تو پاکستان کے عوام کو غور و فکر کرنا چاہیئے کیا پاکستان کے عوام اس گولی کی سیاست اور دھماکے کی سیاست اس ملک میں چلنے دیں گے؟ اب یہ دھماکے کیوں ہو رہے ہیں کس کی ایما پر ہو رہے ہیں کس لئے ہو رہے ہیں اور کون کرا رہا ہے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں اس وقت تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تو یہ بدقسمتی ہے کہ اس ملک میں یہ رجحان پیدا ہو گیا ہے اور یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ہم پاکستان میں اس قسم کے دھماکے کر کے ایک شہری کو قتل کر کے دوسرے شہری کو قتل کر کے ہم ان افراد کو جن کا نظریہ اور ایمان پاکستان کے استحکام اور قیام کو نقصان پہنچانا ہو خواہ بلوچستان کے ہوں خواہ سرحد کے ہوں متنبہ کرتے ہیں کہ وہ کوئی قتل کر کے لوگوں کو قتل کر کے اور خون میں ہاتھ رنگ کر محب وطن افراد کو ڈرا دھمکا نہیں سکتے میں سمجھتا ہوں یہ ان کا خام خیال ہے اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو قائم کیا ہے اور اس نے پاکستان کے عوام سے بڑا کام لینا ہے مجھے کامل یقین ہے کہ پاکستان کی قوم حکومت سے نہ صرف پاکستان کیلئے بلکہ دنیائے اسلام کے اور پورے دنیائے عالم کے لیے اللہ تعالیٰ نے بڑا کام لینا ہے میں اپنے بھائیوں سے اور پاکستان کے عوام سے پرزور اپیل کروں گا کہ ہمارے آپس کے اندرونی اختلافات کس قدر وسیع کیوں نہ ہوں گھر کے مسائل تو گھر کے اندر حل ہو سکتے ہیں اور ان کا تصفیہ ہو سکتا ہے لیکن خدا کے واسطے ان افراد کے آلہ کار نہ بنیں جو یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں استحکام ہو انہوں نے پاکستان کے وجود کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان قائم رہے اور ان کی یہ سازشیں جاری ہیں لیکن ہمیں غور سے دیکھنا چاہیئے کہ وہ کون سے افراد ہیں جو دوسروں کے آلہ کار بننا چاہتے ہیں اور صرف اپنا مقصد پورا کرنا چاہتے ہیں افغانستان کے عوام ہمارے بھائی ہیں ہمارے اسلامی بھائی ہیں ہمارا ایک خدا ہے ایک رسول ہے ایک دین ہے لیکن مجھے یہاں بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں کے حکمران دشمنی پر تلے ہوئے ہیں اور بعض افراد وہاں جاتے ہیں اور وہاں سے مہلک ہتھیار اور بم لاتے ہیں اور یہ افراد پاکستان جیسے خوشحال علاقے کو بدامنی کا اڈا بنانا چاہتے ہیں آیا اس سے پاکستان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور سیاست کو بقاء مل سکتی ہے اور اس سے جمہوریت کو فروغ اور بقا مل سکتا ہے۔ یہ افراد کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے پاسبان ہیں ہم جمہوریت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان کی خوشحالی کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں اور اس سے جمہوریت کو تحفظ نہیں مل رہا ہے یہ سب کام اس لیے ہو رہا ہے اور محب وطن افراد کو اس لیے ہٹانا مقصود ہے کہ وہ صرف اپنا مقصد نکالنا چاہتے ہیں اور یہ باتیں اپنے

ہو رہی ہے یہ تمام عمل اس لیے ہو رہا ہے اور ان کا مقصد محب وطن افراد کو راستہ سے ہٹانا ہے وہ اس ملک میں جمہوریت نہیں چاہتے ہیں اور جمہوریت کا گلہ کاٹنا چاہتے ہیں اور یہ لوگ ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں وہ اس ملک کو قومیتوں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ جس طرح انہوں نے اپنے ملک کا دفاع کیا ہے پاکستان کے عوام اس کی عزت اور ناموس کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں آپ اس پچیس سالہ تاریخ کے دور کو دیکھیں اس ملک کے اندر پاکستان کے مسلمانوں نے جو قربانیاں دی ہیں۔ ایثار کیا ہے اور اگر آپ اس دنیا کی تاریخ کو دیکھیں تو اتنی وسیع ہو آپ کو تاریخ میں نظر نہیں آئے گی تو یہ وہی قوم ہے جس نے قربانیاں دی ہیں اپنے ناموس کی قربانیاں دی ہیں تو یہ وہ قوم ہے جس نے اپنے بچوں کی قربانی دی ہے جس نے اپنے ناموس کی قربانی دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستانی قوم ہرگز ایسا نہیں ہونے دے گی جیسا کہ یہ افراد سمجھتے ہیں کہ یہ ملک آسانی سے قومیتوں میں تقسیم ہو جائے گا آزاد بلوچستان بن جائے گا یا اس ملک کا کوئی علاقہ افغانستان بن جائے گا تو یہ پاکستان ہے اور پاکستانی عوام انشاء اللہ تعالےٰ اپنی جان سے زیادہ اس ملک کا دفاع کریں گے۔

اب جہاں تک مرحوم شیر پاؤ کا تعلق ہے تو وہ ایک نوجوان تھے اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے تو ان کا گناہ کیا تھا؟ ان کی خطا کیا تھی؟ انکی خطا صرف یہ تھی کہ ان کو ملک سے محبت تھی، پاکستان سے محبت تھی اور وہ پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے اسلئے پاکستان کے بدخواہوں نے ان کو اپنی راہ سے ہٹا دیا تاکہ صوبہ سرحد کے دوسرے محب وطن افراد کو ہٹانے کے لیے ان کو موقع مل جائے۔

اسکے علاوہ جناب والا مجھے آج اس بات کا بھی رنج ہو رہا ہے کہ حزب اختلاف کے ممبران اسوقت موجود نہیں ہیں حالانکہ یہ ایک تعزیتی قرارداد تھی اور کوئی سیاسی مسئلہ نہیں تھا مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہمارے معزز ممبر جو حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں اس قرارداد کے پیش ہوتے ہی یہاں سے اٹھ گئے میں نے پچیس سال کا عرصہ اسمبلیوں میں گزارا ہے اور بڑے بڑے اسمبلیوں کے اجلاس میں نے دیکھے ہیں بڑی بڑی قراردادیں میں نے پیش ہوتے دیکھی ہیں لیکن میں نے یہ کہیں نہیں دیکھا کہ ایک تعزیتی قرارداد سے کسی کو اختلاف ہوا ہو انسان کی دشمنی اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ انسان زندہ رہتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو دشمنی بھی ختم ہو جاتی ہے تو مجھے اس چیز کا بہت افسوس ہے لیکن بہرحال ہر ایک شخص کی اپنی مرضی ہوتی ہے۔ اپنا اخلاق ہوتا ہے۔ اپنا اصول ہوتا ہے میں زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ یہاں موجود ہوتے اور بحیثیت ایک رکن اسمبلی کے شیر پاؤ مرحوم کی تعزیت میں شامل ہوتے۔

میں اسمبلی کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا اس لئے میں آپ کے توسط سے عرض کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کی جانب سے یہ قرارداد منظور کی جائے اور شیر باز مرحوم کے خاندان اور ساتھیوں سے پورے رنج و غم کا اظہار کیا جائے جبکہ بلوچستان اور پاکستان کے محب وطن عوام پہلے ہی اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کر چکے ہیں اور پاکستان کے دشمن کتنی بھی کوشش کریں لیکن پاکستان تمام آندھیوں اور طوفانوں سے محفوظ رہے گا اور شیر باز مرحوم ہمارے لئے مشعل راہ ہوں گے ۔

وزیر مالیات:- جناب والا میں اس قرارداد کی تائید کرتے ہوئے اور قائد ایوان کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے جو انہوں نے شیر باز مرحوم کی شہادت کے بارے میں ظاہر کئے ہیں بتانا چاہوں گا کہ حیات محمد خان شیر باز مرحوم ان نوجوانوں میں سے تھے جو اس ملک کی بقا کے لیئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں اور انہوں نے بھی سب سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ وہ ان شخصیتوں میں سے تھے کہ جنہوں نے اپنی نوجوانی کے دور میں صوبہ سرحد میں عوام کی تحریک میں حصہ لیا۔ جنہوں نے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد میں حصہ لیا اور جنہوں نے ایوب خان کی غاصبانہ حکومت کے خلاف عوامی تحریک میں حصہ لیا اسلئے کہ انکو پاکستان کے استحکام اور پاکستان کی بہبود سے محبت تھی اور اس لئے وہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کر سکتے تھے اب یہ جو حیات محمد خان شیر پاؤ پر بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسکو نہ صرف پاکستان کے لوگ بلکہ دنیا کے سارے انسان اور خصوصاً جو جمہوریت کا خیال رکھنے والے انسان ہیں وہ اس کو کنڈیم کرتے ہیں۔ اس حرکت سے کسی کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ جس جمہوریت کے لئے ہم سالوں سے جدوجہد کرتے رہے ہیں یہ اس جمہوریت کا خون ہے۔ یہاں باتیں ہوتی ہیں کہ جمہوریت کیا ہے کیسی ہے؟ تو میں بتاؤں کہ ہمارے پیپلز پارٹی اور قائد عوام کتنے جمہوریت پسند ہیں کہ جب وہ ملک کے پریذیڈنٹ بنے تو سب سے پہلا کام انہوں نے یہ کیا کہ نیشنل عوامی پارٹی پر جو پابندی یحیٰی خان نے لگائی تھی اس پابندی کو اٹھا لیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کتنے جمہوریت پسند ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں حزب اختلاف کے ہاتھ میں حکومت دی گئی کہ انکو بھی موقعہ ملے کہ وہ بھی اس ملک کی بہبود اور بقا کے لیے کام کریں لیکن جو لوگ تشدد پر ایمان رکھتے ہیں، جو لوگ تشدد کے ذریعے برسر اقتدار آتے ہیں تو وہ اقتدار رکھتے ہوئے بھی تشدد کرتے ہیں۔ جناب والا جب نیشنل عوامی پارٹی بلوچستان میں برسر اقتدار آئی تو اس وقت تشدد کرنے کا کوئی بھی جواز نہیں تھا لیکن آپ نے اور سارے عوام نے دیکھا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا یہاں اخبارات

کے دفاتر پر حملے کیے گئے، ریلوے پر حملے کروائے گئے، غریب افغانوں پر حملے کروائے گئے۔ اسمبلی پر حملے کروائے گئے تو جناب جب تشدد پر ایمان رکھنے والے برسر اقتدار رہے تو اس وقت بھی وہ تشدد کرتے تھے تو جناب یہ تشدد جمہوری نظام نہیں ہو سکتا بلکہ جمہوریت کا خون ہے تو جناب حیات محمد خان شیرپاؤ نے اس تشدد کے خلاف اور تشدد پر ایمان رکھنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اسی جہاد کے نتیجے میں انہیں بزدلانہ طور پر شہید کر دیا گیا تو میں ان کے پسماندگان سے ہمدردی کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں طاقت دے کہ ہم بھی ان جیسی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور میں ان لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ شیرپاؤ ہی نہیں ما ہے بلکہ پاکستانی محب وطن عوام کے دلوں میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو چکا ہے کہ پاکستان کی بقا اور مضبوطی کے لیے وہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

جناب شیرپاؤ خان تو ایک وزیر تھے اور ایک سیاسی رہنما تھے جن کو شہید کیا گیا لیکن ان کے علاوہ بھی ایسے بہت سے گمنام لوگ ہیں جنکو یہاں بلوچستان میں بسوں پر اور ریلوں پر فائرنگ کر کے شہید کیا گیا تو یہ تشدد کب تک جاری رہے گا اب یہ تشدد نہیں چل سکتا کیوں کہ پاکستان کے لوگ تشدد ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں ان لوگوں سے کہتا ہوں کہ وہ اس ملک کو نقصان پہنچانے کی کتنی بھی کوشش کریں لیکن پاکستان کا ہر شہری، پاکستان کا ہر فرد شیرپاؤ مرحوم کے نقش قدم پر چل کر قربانی دینے کے لیے تیار ہے اور تشدد پاکستان کے لوگ کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کریں گے اور یہ لوگ تو ۴۶ء سے ملک میں کھیل رہے تھے ۱۹۴۶ء سے جب کانگریس پارٹی کی صوبوں میں اکثریت تھی۔ اور ان کو شکست کھانی پڑی انہوں نے ۱۹۴۷ء سے یہ پروگرام بنایا تھا کہ پاکستان اور پاکستانی عوام کے خلاف تشدد کریں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس چیز سے باز آ جائیں انہوں نے آج تک جو کچھ کیا اور وقت گزر گیا ہے اور اب کوئی بھی موقع نہیں دیا جائیگا کیوں کہ اب پاکستانی عوام اور پاکستان کی گورنمنٹ نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ تشدد کو کچل دیا جائے گا اور جو تشدد پر ایمان رکھتے ہیں ان کو ختم کر دیا جائے گا پاکستان کے لیے بڑی سے بڑی قربانی کی جائیگی اور پاکستان کی مضبوطی کے لیے جو بھی اقدام کرنا پڑے اس سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

میر صابر علی بلوچ: جناب اسپیکر!

"وہ ہم سفر عجیب تھا سب ہی کہ دل دکھا گیا

کہ شام غم تو کاٹ لی سحر ہوئی چلا گیا"

کچھ لوگ تحریکوں کو جنم دیتے ہیں ان کی قیادت کے لیئے پیدا ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کی ذات تحریک بن جاتی ہے میاں محمد خان شیرپاؤ تحریک کا ایک نشان ہیں۔ وہ تحریک کا نمونہ ہے جناب والا ہمیں انسانی ہمدردی کتنے پیغامات ملتے ہیں اور اگر وہ ہو ملک کی حفاظت ملک کی عزت ملک کی ترقی کے لئے ہیں تو وہ لہو امر ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں مرحوم شیرپاؤ آج بھی زندہ ہیں وہ آج پاکستانی عوام کے ساتھ ہیں۔ وہ ذاتی طور پر ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ لیکن ان کے احساسات ان کے جذبات ان کی باتیں اور ان کے اعمال آج بھی پاکستانی عوام کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ سازشیں آج سے نہیں شروع ہوئیں چند سال پہلے شروع نہیں کی گئیں بلکہ یہ سازشیں اس دن سے ہی شروع ہوئیں جس دن سے پاکستان کا قیام وجود میں آیا تھا قائد اعظم محمد علی جناح کے بعد ہمارے ارباب اقتدار اپنی کرسیوں کے ساتھ اسطرح چمٹے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی حکومت کے لیے پاکستان کا خیال نہیں رکھا پاکستان کے وقار کا خیال نہیں رکھا، پاکستان کی آزادی کا خیال نہیں رکھا اور پاکستان کے وجود کا خیال نہیں رکھا کیوں کہ اس زمانے میں بیوروکریسی اتنی مضبوط تھی اور بیوروکریٹ اس وقت کے حاکموں کے ساتھ مل کر چاہتے تھے کہ وہ اس ملک میں صرف اپنی کرسیوں کو مضبوط کریں یہ احساس نہیں تھا یہ گمان نہیں تھا کہ آخر ہم ملک کو کس طرح چلائیں ہم نے اس ملک کو ترقی دینی ہے اس ملک میں اچھا معاشرہ قائم کرنا ہے اس ملک میں انصاف پر مبنی قانون بنانا ہے تو جناب والا اسکے بعد دس سال تک ایوب خان نے حکمرانی کی میں تو کہتا ہوں کہ اسوقت دس سال تک بیوروکریٹس اس ملک کے حکمران تھے جسکی وجہ سے جناب والا آپ جانتے ہیں۔ پوری دنیا جانتی ہے کہ یہاں کیسے کیسے حالات پیدا ہوئے جب

میرے عظیم قائد اور عظیم لیڈر نے اس بات کو محسوس کیا کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پاکستان کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا اور پاکستان کا وجود بھی شک میں تھا لوگ اتنے بد دل اور مایوس ہو چکے تھے جس کی وجہ سے جناب والا! انہوں نے ایوب خان کی آمریت کو چیلنج کیا جناب والا! میں اس زمانے سے شیرپاؤ کو جانتا ہوں جب پیپلز پارٹی کے اجلاسوں اور میٹنگوں میں انہیں دیکھتا اور خاص طور پر پارٹی کانفرنس میں انہیں دیکھا اور اس زمانے میں ان کے جو جذبات اس ملک کے غریب عوام کے متعلق تھے کہ کس طرح ان کی خدمت کی جائے اور قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کی طاقت اور زور سے ایوب خان کی آمریت کو ختم کر دیا اس کے بعد عوام نے انہیں اقتدار پر لا کر بٹھا دیا۔ تو جناب شیرپاؤ صوبہ سرحد کے پہلے گورنر بنے چونکہ وہ انقلابی خیالات اور انقلابی جذبات رکھنے والے تھے۔ اس لئے پاکستان کے وطن دشمن عناصر سرمایہ دار اور جاگیردار کسی طریقے سے انہیں قبول کر سکتے تھے؟ ان پر کتنے حملے کئے گئے ان کے گورنر بننے سے پہلے بھی انہیں قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا آخر کار وطن دشمن سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی سازشیں کامیاب ہوئیں۔ جناب والا! وہ اگرچہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور میں ذہنی طور پر سمجھتا ہوں کہ ان کی سوچ ان کے اعمال اور فکر ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ہر ایک انقلابی پارٹی کا کردار ہوتا ہے اور اس کے قائد کے منہ سے نکلا ہوا لفظ حکم اور اصول بن جاتا ہے ہمارے قائد جو کہیں گے وہ اصول ہے وہ ایک حکم کی حیثیت رکھتا ہے اور شیرپاؤ مرحوم نے صحیح معنوں میں اپنے قائد کی باتوں اور قیادت پر عمل کیا۔ اور یہ بات ان میں تھی کہ انہوں نے انکا منشور ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کی۔ اور صحیح معنوں میں ان سے اتفاق کیا۔ جب میں اس بات کو دیکھتا ہوں اور پھر اپنے آپ کو دیکھتا ہوں۔ اور اپنے ساتھیوں کو دیکھتا ہوں تو میرا سر ندامت سے جھک جاتا ہے کہ وہ بھی انسان تھے اور ہم بھی انسان ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ ہم قائد عوام کے اصولوں کی نگہبانی کریں گے اور ہم بھی انکے راستے پر چلتے ہوئے اس ملک کے غریب عوام کی خدمت کریں گے لیکن ہم صرف باتوں کی حد تک ہیں۔ اور وہ ان پر عمل کرتے تھے میں سمجھتا ہوں جب شیرپاؤ کو قتل کیا گیا تو اس کا ردعمل دنیا نے دیکھا صوبہ سرحد کا ایک ایک شخص نے

کہا انہوں نے فرزند وطن نے پرزور احتجاج کیا۔ اگر میرے ساتھ صوبہ سرحد میں کوئی ہوتا تو وہاں دیکھ سکتا تھا کہ وہاں پر کیا ہوا اس ... در اصل کی وجہ صرف یہ ہے کہ واقعی ان کو قائد عوام سے محبت ہے وہ غریب عوام کے حقوق کے اصل علم بردار تھے۔ آج ہم اپنے صوبے میں یہ نہیں دیکھتے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے لوگ خدانخواستہ ملک دشمن ہیں عوام دشمن ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ لیڈر کا جو کردار ہونا چاہیے وہ ہم میں نہیں ہے یہاں ہمارے قائد عوام کے جو پیغام اور اصول ہیں انکو صحیح معنوں میں نہیں پیش کیا گیا اور جب تک ہم صحیح معنوں میں کام نہیں کریں گے ہم اپنے صوبے کے عوام کی خدمت نہیں کر سکتے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ اس طریقے سے ہم یہاں بلوچستان میں بھی غریبوں کی خدمت کریں گے اور یہاں کے لوگوں کی صحیح خدمت کریں گے تو کسی قسم کی شکایت نہیں ہوگی اور یہ ملک دشمن عناصر جو بلوچستان کے غریب عوام کے دشمن ہیں وہ اپنی موت آپ مر جائینگے اور ملک دشمن عناصر میں آج تک جو طاقت پیدا ہو چکی ہے ہماری کمزوری سے پیدا ہوئی ہے جناب والا! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ شیرپاؤ کو شہید کرنے کے بعد سرمایہ دار اور وطن دشمنوں کے ناپاک عزائم کامیاب ہو سکتے ہیں جس طرح مجھ سے پہلے ہمارے وزیر اعلیٰ اور سینئر وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پاکستان کا ایک ایک بچہ پاکستان کی عزت و ناموس پر اپنی جان قربان کرے گا۔ تو جناب اس میں کوئی شک نہیں شیرپاؤ مرحوم کے انقلابی خیالات نہ صرف صوبہ سرحد تک محدود ہیں بلکہ صوبہ سرحد سے نکل کر یہ بلوچستان کے لوگوں میں پیدا ہو چکے ہیں اور یہی احساسات سندھ کے نوجوانوں میں بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ جذبات پنجاب کے نوجوانوں میں بھی پیدا ہو چکے ہیں پاکستان کے لوگ پاکستان کی عزت و وقار با انصاف معاشرے اور پاکستان میں ایک سوشلسٹ معاشرہ کے قیام کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اور ان کی یہ جدوجہد جاری رہے گی تو جناب میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

یہ آنسو تیرے خون بہا نہیں دوستو

وہ تو جان دیکر قرض دوستاں چکا گئے

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔ جناب اسپیکر! حیات محمد خان شیرپاؤ قائد عوام کے شروع سے ہی ساتھی تھے۔ انہوں نے پاکستان کے لیے بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ بحیثیت گورنر رہ چکے ہیں اور بحیثیت وفاقی وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ اور اپنے صوبے میں سینئر وزیر کے عہدے پر فائز تھے وہ ایسے شخص تھے جو پاکستان کی یکجہتی میں یقین رکھتے تھے انکی جو شہادت ہوئی ہے وہ عام شہادت سے مختلف ہے ان کو سیاست کی بناء پر قتل کرایا گیا ہے۔ انکی نوعیت اسلیئے مختلف ہے کہ لیاقت علی خان کے بعد اور ڈاکٹر خان صاحب کے قتل کے بعد یہ وہ شخص ہیں جو کہ حکومت کے ایک عہدے پر شہید کر دیئے گئے اور سیاسی بناء پر شہید کر دیئے گئے وہ پاکستان کے عوام کی خدمت کر رہے تھے اور صوبہ سرحد میں بطور صوبائی صدر پاکستان پیپلز پارٹی کے اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے کیوں کہ وہ پاکستان کی سالمیت پر یقین رکھتے تھے اور پاکستان کی یکجہتی چاہتے تھے وہ سمجھتے تھے۔ پاکستان کے لوگوں کا مستقبل پاکستان سے منسلک ہے۔ اور اسلیئے پاکستان کا مستقبل مضبوط بنایا جائے پاکستان کے جو دشمن ہیں انہوں نے یہ مشن بنایا کہ شیرپاؤ کو اس دنیا سے رخصت کر دیا جائے۔ جنہوں نے شیرپاؤ کو قتل کیا ہے وہ یقیناً پاکستان کے دشمن ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ جیسا کہ مشرقی پاکستان کو پاکستان سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اسیطرح باقی جو پاکستان بچا ہے اس کے بھی ٹکڑے کر دیئے جائیں یہ پاکستان کے دشمنوں کی غلط فہمی ہے مشرقی پاکستان سے سبق سیکھنا چاہیئے جس طرح وہ زندگی گزار رہے ہیں اور جس طرح وہ بھوک سے مر رہے ہیں اس سے سبق لینا چاہیئے دوسرے طرف قائد عوام ہیں جنکی قیادت میں ہم دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں اور ہمارا ملک ترقی کر رہا ہے ہماری حالت دیکھیں اور پھر ان کی حالت دیکھیں تو آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا کہ پاکستان انشاء اللہ مضبوط ہو گا پاکستان کو دنیا کی کوئی بھی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے شیرپاؤ مرحوم کی شہادت رائیگاں نہیں جائے گی یقیناً ان کی شہادت نے پاکستان کو اور مضبوط کیا ہے اور جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ اب ایک شیرپاؤ نہیں یہاں پر تو لاکھوں شیرپاؤ موجود ہیں جو کہ پاکستان کے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لیے تیار ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور اسی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

وزیر آبپاشی و ترقیات ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۝

اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

جناب صدر شیر باز مرحوم کی موت کا سانحہ پاکستان کے لیے اور خاص کر صوبہ سرحد کے لیے ناقابل تلافی **نقصان** ہے۔ شیر باز صاحب کی قربانی پاکستان کے لیے اس کے استحکام کے لیے میرے خیال میں بہت بڑی قربانی ہے وہ ایک تعلیم یافتہ اور باشعور انسان تھے۔ ان کے دل میں غریبوں اور مزدوروں کے لیے بڑی ہمدردی تھی۔ اس چھوٹی سی عمر میں وہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے صوبہ سرحد کی گورنری کے وقت میں نے انہیں دیکھا ان میں کسی قسم کا تکبر نہیں تھا اور نہ میں نے کبھی محسوس کیا اور جب وہ وفاقی وزیر رہے اس وقت بھی وہ غریبوں سے بہت ہمدردی کیا کرتے تھے میرا خیال ہے کہ ان کی دشمنی کسی سے نہیں تھی۔ اگر ان کی دشمنی ہوگی تو ان کے ساتھ جو پاکستان کے دشمن ہیں یا اسلام کے دشمن ہیں جو ملک کی سلامتی اور استحکام نہیں چاہتے ہیں شیر باز نے اپنی جوانی میں کسی سے دشمنی نہیں کی کبھی آپ اس کی قابلیت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ جب شیر باز کو شہید کر دیا گیا تو ان کی شہادت کے بعد سرحد حکومت کو برطرف کر دیا گیا اب شاید ہمارے قائد عوام کے بھروسے کا کوئی آدمی نہیں جس پر ان کا اعتماد ہو تا جو اپنے صوبے کے غریب عوام کی خدمت صحیح طریقہ سے کرے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حیات محمد شیر باز مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

وزیر صحت و محنت ۔ جناب اسپیکر! اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ دین حق اسلام ہے جو انسان کفار کے خلاف لڑے

شرپسندوں کے خلاف لڑے وہ شہید ہے پاکستان جو کہ دارالسلام ہے اس پر شرپسند اور کفار حملے کر رہے ہیں جو آدمی بہادری اور زیادہ جفاکشی سے اس سرزمین کی حفاظت اور خدمت کرتا رہے گا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہو گا تو جناب شیرپاؤ مرحوم اپنے جوانی کے عالم ہی سے ایک زبردست جفاکش اور محب وطن انسان تھے اسی وجہ سے ہی جناب ذوالفقار علی بھٹو اس سے محبت رکھتے تھے اس کے خلوص سے خوش اور متاثر تھے وہ ایک وزیر تھے وزیر کا معنی خادم قوم ہے وزیر کا معنی جھنڈا اور کار بنگلہ نہیں ہے جب تک عوام کی خدمت پوری طرح سے نہ کرے تو نہ وزیر نہ ہو گا اور خادم قوم نہ ہو گا وزارت حاصل کر لینا اور اس کو چلانا ہر فرد کا کام نہیں ہے اس کیلئے بہت کام کرنا ہوتا ہے جناب شیرپاؤ مرحوم اپنی وزارت میں کامیاب تھے جناب شیرپاؤ پر سرحد میں شرپسندوں نے کیوں حملہ کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بہت انصاف پسند آدمی تھے اپنے فرائض کے لیے شہید ہونا پڑے تو شہید ہو جائے اور نیک نیت سے کام کرے اپنے کام کو خوش اسلوبی سے چلائے اگرچہ شرپسند اور غلط عناصر بھی ہو سامنے یوں تو ان کو سوچ کر اور پورے انصاف سے کام کرنا چاہئے اور اگر شہید بھی ہو جائیں تو ٹھیک ہے مگر ملک کو کسی مخالفین کے ہاتھوں میں نہیں دینا چاہیئے۔ جناب شیرپاؤ کے اوصاف بہت زیادہ تھے میں ان کے بارے میں ایک عربی شعر لکھتا ہوں جو میرے خیال میں کافی رہے گا۔ ع سہ

لَا یُدْرِکُ الْوَاصِفُ الْمُطْرِیْ خَصَائِصَہٗ

وَاِنْ یَکُنْ سَابِقًا فِیْ کُلِّ مَا وَصَفَا

اس کا ترجمہ یہ ہے میں آپ کو بتاؤں کہ نہیں پہنچتا ہے بڑے وصف کو جو اپنے وصف سے زیادہ مبالغہ کرتا ہے اس آدمی پوری خصلتوں کے گنتے ہیں اگرچہ یہ آدمی وصف کرنے میں سب لوگوں سے آگے ہو۔

میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے جو لوگ اپنے وطن کے لیے قربان ہوں جان توڑ کر خدمت کریں تو وہ مجاہدین ہوں گے اور

آخرت میں مجاہد کی صورت میں کھڑے ہوں گے ہمیں چاہئے کہ پورے ایمان اور تندہی سے کام کریں آخر میں میں پھر ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہیلانی: جناب والا ۔ میں اس قرارداد کی پوری حمایت کرتا ہوں اور ایک مصرعہ عرض کروں گا

ہرگز نمی میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ہرگز نمے میرد مرد یکہ دلش زندہ شد بعشق

مرحوم حیات محمد خان شیرپاؤ کی موت ایک شہید کی موت ہے جس کیلئے قرآن پاک گواہ ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں اور ایسے شہیدوں کے لہو سے ملک پھلتا پھولتا ہے ایک اور شعر میں عرض کروں گا ۔

ع   قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

مرحوم ایک جانباز اور مرد مومن تھے خداوند تعالیٰ اسے اپنے قرب میں جگہ دے اور غریق رحمت فرمائے ۔ آمین ۔

قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہ

میر قادر بخش بلوچ: ۔ جناب اسپیکر صاحب ! مرحوم حیات محمد خان شیرپاؤ پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی ارکان میں سے تھے اور پیپلز پارٹی کی جتنی خدمت انہوں نے کی ہے میرے خیال میں بہت کم ممبروں نے اتنی خدمت کی ہوگی مرحوم شیرپاؤ کو قتل اس لئے کر دیا گیا کہ وہ بہت اچھے اور بہادر آدمی تھے اور پیپلز پارٹی کے زبردست ورکر تھے نیز پیپلز پارٹی کے دست راست تھے ۔ چونکہ شر پسندوں کو یہ چیز پسند نہ تھی اس لئے انہیں قتل کر دیا گیا ان کو یہ پتہ نہیں کہ شیرپاؤ کو قتل کر کے انہوں نے پیپلز پارٹی میں لاکھوں شیرپاؤ پیدا کئے ہیں اور اس قسم کے کئی شیرپاؤ

پیدا کر دیئے ہیں شیر باز صاحب نے جو قربانی دی ہے وہ رائیگاں نہیں جائے گی اسی طرح سے دوسرے بھی جان دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ پیپلز پارٹی ایک نظریاتی پارٹی ہے لوگوں نے اس میں نظریات کو سمجھ سوچ کر حصہ لیا ہے۔ اور اسکے لیڈروں کو قتل کر کے اور دھمکا کے وغیرہ کر کے مرعوب نہیں کیا جا سکتا ہے پیپلز پارٹی ایک نظریاتی پارٹی ہے لوگ اسمیں نظریات کے ساتھ جمع ہوئے ہیں اور ان لوگوں نے سمجھا لیا ہے کہ ان کے خلاف ضرور سازشیں ہونگی سرمایہ دار اور سرمایہ دار کھڑے ہوں گے لیکن پیپلز پارٹی کے جوانوں نے برابر حصہ لیا ہے وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ اسمیں کے ممبر بنے ہیں۔

جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے تو وہ دھماکے کرنے والے لوگ پاکستان بھیجتا ہے اور پھر واپس ان کو جگہ دیتا ہے بہت شرم کی بات ہے افغانستان کو بلوچستان کے کسی حصہ پر حق نہیں پہنچتا ہے اور اس کو کسی چیز کا حق نہیں ہے میں بحیثیت ایک بلوچ کے اور بلوچستانی کے کہتا ہوں کہ اسے کسی چیز کا حق نہیں پہنچتا ہے وہ صرف لوگوں کا استحصال کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنا مقصد نکالنا چاہتا ہے چونکہ اس کے پاس سمندر نہیں ہے اور بلوچستان میں سمندر ہے وہ سمندر اور بندرگاہ کی تلاش میں ہے وہ انشاءاللہ اسے کبھی نہیں مل سکے گی وہ صرف اسے صرف اس صورت میں مل سکے گی جب وہ پاکستان کا دوست بن جائے گا عزیز ہو جائے پاکستان کے سامنے ہتھیار ڈال دیگا اور پاکستان کو دوست بنائے اور سمجھے کہ میں آپ کا بھائی ہوں میں تکلیف میں ہوں مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے پھر پاکستان اس کی مدد کرے گا بلوچستان کی سرزمین سے ہوتے ہوئے وہ سمندر تک نہیں پہنچ سکتا ہے میں ایک بلوچ ہوں میں ہر عام و خاص آدمی کے ساتھ اور ہر امیر و غریب کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہوں میں نے دیکھا ہے وہ سو فیصد اخلاص افغانستان کے حق میں نہیں ہیں اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جتنے لوگ یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں کسی کو یہ پتہ نہیں ہے کہ افغانستان کے ریڈیو سے جو بلوچی پروپیگنڈہ ہوتا ہے اس کا کیا وقت ہے اور وہ کیا پروگرام ہوتا ہے مجھے بھی پتہ نہیں ہے کہ یہ پروگرام کس وقت ہوتا ہے میں نے کسی دوست یا بلوچ کو یہ پروپیگنڈہ پروگرام سنتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور نہ سنا ہے وہ تو اس کا اپنا ریڈیو اسٹیشن ہے اس کو وہ چلاتا ہے تو اسے خود چلائے اور سنے وہ بلوچوں کے لئے نہیں ہے پٹھان اور بلوچ پاکستان میں رہتے ہیں ہمارا اپنا ایک ملک ہے ہمیں اس سے زیادہ سہولیات اور کہیں نہیں مل سکتی ہیں پاکستان ایک اچھا ملک ہے اور

اس سے اچھا ملک ہمیں کہیں نہیں مل سکتا ہے افغانستان کے لوگ خود وہاں ذلیل و خوار ہیں افغانستان اور ہندوستان میں گندم اسی روپے اور سو روپے من ہے برعکس اس کے پاکستان میں گندم اکیس روپے من ہے اور ہر جگہ لوگوں کو عام مل رہی ہے افغانستان اور ہندوستان کے لوگوں کو اس قسم کی سہولت نہیں ہے ہندوستان افغانستان سے کئی لوگ آئے ہیں میں کئی لوگوں سے ملا ہوں انہوں نے کہا کہ آپ بہت خوشحال ہیں پاکستان کے عوام خوشحال ہیں اگر وہ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور امداد مانگے تو پھر ہو سکتا ہے بلوچی میں ایک مثال ہے اپنا گھر جلا کر خود راکھ کے خریدار ہوں پاکستان کے لوگ اپنا گھر نہیں جلائیں گے اور اس طرح وہ راکھ کے خریدار نہیں ہوں گے پاکستان کی خدمت کریں گے اور اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائیں گے اور نہ نقصان ہونے دیں گے۔

اس کے بعد میں مرحوم شیرباز کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے وہ پیپلز پارٹی کے زبردست کارکن تھے اور ان کی قربانی کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں شیرباز پیدا ہو گئے ہیں پیپلز پارٹی کو کسی قسم کا ڈر نہیں ہے آخر میں میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

مسٹر اسپیکر:- اب سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے۔

آوازیں:- منظور

مسٹر اسپیکر:- قرارداد منظور ہوئی اب ہم کھڑے ہو کر مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کریں گے مولوی صالح محمد صاحب دعا فرمائیں گے

(دعا کی گئی)

وزیر اعلیٰ:- اب میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ آج کا اجلاس مرحومین کی یاد میں کل ساڑھے دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی کر دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر:- آج کا اجلاس مرحومین کی یاد میں کل ساڑھے دس بجے صبح تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بعد دوپہر ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر اگلی صبح ساڑھے دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)